

ظَلَمُوا وَالْجُدُّ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ قُلْ أَرَعِيهِمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ
سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مَنْ لِلَّهِ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيُكُمْ
بِهِ ۝ اُنْظُرُ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْأُلْيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِقُونَ ۝ ۴۶ قُلْ أَرَعِيهِمْ
إِنْ آتَكُمْ عَذَابَ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهَرًا هَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمُ
الظَّالِمُونَ ۝ وَمَا نُرِسِّلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ
فَمَنْ أَمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ۴۷
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا رَأَيْتَنَا يَمْسِهِمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُدُونَ ۝ ۴۸

ظلم کیا تھا اور تعریف ہے الشریف العالمین کے لیے (کہ اس نے ان کی بڑی کاش دی)۔

اے محمد! ان سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر اللہ تمہاری بنیانی اور سماعت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر قمر کر دتے تو اللہ کے سوا اور کوئی ناخدا ہے جو یہ قوتیں تھیں واپس دلا سکتا ہو؛ دیکھو، کس طرح ہم بار بار اپنی نشانیاں ان کے سامنے پیش کرتے ہیں اور پھر یہ کس طرح ان سے نظر پڑ رہا جاتے ہیں۔ کہو، کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ کی طرف سے اچانک یا علانیہ تم پر عذاب آجائے تو کیا خالم لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک ہو گا؟ ہم جو رسولوں بھیجنے ہیں اسی لیے تو بھیجنے ہیں کہ وہ نیک کردار لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والے اور بد کرداروں کیلئے ڈرانے والے ہوں۔ پھر جو لوگ ان کی بات مان لیں اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کر لیں ان کیلئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔ اور جو ہماری آیات کو جھٹلائیں وہ اپنی نافرمانیوں کی پاداش میں مزا بھگت کر رہیں گے۔

مسلمان ہوئے بلکہ اپنی بقیۃ عمر اسلام کے لیے جہاد کرنے گزار دی۔

نکتہ یہاں دلوں پر قمر کرنے سے مراد سوچنے اور سمجھنے کی قوتیں سلب کر لینا ہے۔

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَرَاجٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَيْتُمُ إِلَّا مَا يُوحَى رَأَيْتُ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْنَى وَالْبَصِيرُ طَافَ لَا تَتَفَكَّرُونَ

اسے محدث ان سے کہو ہیں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہیں
غیب کا علم رکھتا ہوں، اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اُس وحی کی پیروی
کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی تھی۔ پھر ان سے پوچھو کیا اندھا اور آنکھوں والا دنوفوں برابر
ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟

۱۳۰ نادان لوگوں کے ذہن میں ہمیشہ سے یہ احتمالہ تصور رہا ہے کہ جو شخص خدار سیدہ ہو اسے انسانیت
سے اور اراءہ ہوتا چاہیے، اُس سے مجاز و غائب صادر ہونے چاہیں، وہ ایک اشارہ کرے اور پہاڑ سونے کا بن جائے
وہ حکم دے اور زمین سے خزانے اُبلجئیں، اس پر لوگوں کے لئے پچھلے سب حالات روشن ہوں، وہ بتائے کہ گم شدہ ہیز
کہاں رکھی ہے، مریض نجج جائے گا یا مر جائے گا، حاملہ کے پیٹ میں زہے یا مادہ۔ پھر اس کو انسانی کمزوریوں اور مخدودیتوں
سے بھی بالآخر ہوتا چاہیے، بخلافہ بھی کوئی خدار سیدہ ہو جسے بھوک اور پیاس لے گئے جس کو نیند آئے، جو بیوی بچے رکھتا
جو اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے خرید فروخت کرتا پھرے، جسے کبھی قرض لینے کی ضرورت پیش آئے اور کبھی وہ مظہر
تکمیلی میں بہتلا ہو کر پریشان حال رہے۔ اسی قسم کے تصورات بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاصرین کی ذہنیت پر سلطنت تھے۔
وہ جب آپ سے پیغمبری کا دعویٰ کیتھے تھے تو آپ کی صداقت جانچنے کے لیے آپ سے غیب کی خبریں پوچھتے تھے، خارق عادت
کا مطالیب کرتے تھے، اور آپ کو بالکل عام انسانوں جیسا ایک انسان دیکھ کر اعتراض کرتے تھے کہ یہ اچھا پیغمبر ہے جو کھاتا
پیتا ہے، بیوی بچے رکھتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ انھی بازار کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے۔

۱۳۱ طلب یہ ہے کہ میں جن حقیقتوں کو تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں ان کا میں نے مشاہدہ کیا ہے، وہ
براہ راست میرے تجربہ میں آئی ہیں، مجھے دھی کے ذریعہ سے ان کا تھیک تھیک علم دیا گیا ہے، ان کے بارے میں میری
شہادت آنکھوں و بیکھی شہادت ہے۔ بخلاف اس کے تم ان حقیقتوں کی طرف سے اندھے ہو، تم ان کے بارے میں جو خیالات
رکھتے ہو وہ یا تو قیاس و گمان پر بہتی ہیں یا مخفی اندھی تقیید پر۔ امذہ میرے اور تمہارے درمیان میانا اور نایانا کا سافر ہے
اور اسی اعتبار سے مجھے تم پر توفیقت حاصل ہے، زادس اعتبار سے کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں یا میں عالم الغیب
ہوں یا انسانی کمزوریوں سے متزاہوں ہیں۔

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشِرُوا إِلَى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ
مِّنْ دُونِهِ وَلِيُّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَقَوَّنَ ۝ وَلَا تَطْرُدُ
الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدْوَةِ وَالْعَشَّيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابٍ إِنَّمَا مِنْ حِسَابٍ عَلَيْهِمْ مِنْ هُنَّ

اور اے محمد! تم اس (علم وحی) کے ذریعہ سے ان لوگوں کو نصیحت کرو جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے کبھی اس حال میں پیش کیے جائیں گے کہ اس کے سوا وہاں کوئی (ایسا ذی اقتدار) نہ ہو گا جو ان کا حامی و مددگار ہو یا ان کی سفارش کرے، شاید کہ (اس نصیحتے متنبہ ہو کر) وہ خدا ترسی کی روشن اختیار کر لے۔ اور جو لوگ اپنے رب کو رات دن پکارتے رہتے ہیں اور اس کی خوشنودی کی طلب میں لگے ہوئے ہیں انھیں اپنے سے دور نہ پہنچنکو۔ ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بار تم پر نہیں ہے اور تمہارے حساب میں سے کسی چیز کا بار ان پر نہیں۔

۳۲۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دنیا کی زندگی میں ایسے مدبر شہزادے ہیں کہ انھیں نہ موت کی فکر ہے نہ یہ خیال ہے کہ کبھی انھیں اپنے خدا کو بھی مند دکھانا ہے، ان پر قریبیت ہرگز کا رگہ نہ ہوگی۔ اور اسی طرح ان لوگوں پر بھی اس کا کچھ اثر نہ ہو گا جو اس بے بنیاد بھروسے پر جو رہے ہیں کہ دنیا میں ہم جو چاہیں کر گزیں۔ آخرت میں ہمارا بیان تک بیکا نہ ہو گا کیونکہ ہم فلاں کے دامن گرفتہ ہیں، اما فلاں ہماری سفارش کردے گا، یا فلاں ہمارے بیٹے کفارہ بن چکا ہے۔ لہذا ایسے لوگوں کو چھوڑ کر تم اپنا رہوئے سخن، ان لوگوں کی طرف رکھو جو خدا کے سامنے حاضری کا بھی اندر یہ رکھتے ہوں اور اس کے ساتھ جھوٹے بھروسوں پر پھوٹے ہوئے بھی نہ ہوں۔ اس نصیحت کا اثر صرف ایسے ہی لوگوں پر ہو سکتا ہے اور انہی کے درست ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

۳۳۔ قریش کے بڑے بڑے صرداروں اور کھاتے پیتے لوگوں کو بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر بخدا اور اعتراضات کے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ آپ نے گرد و پیش ہماری قوم کے غلام امراء اور لاادنی طبقہ کے لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ وہ طعنہ دیا کرتے تھے کہ اس شخص کو ساتھی بھی کیسے معزز لے گئے ہیں، بلکہ، عمار صیہب اور نجات۔ بس یہ لوگ اللہ کو ہمارے دوستیان ایسے ملے ہیں کہ برگزیدہ کیا جاسکتا تھا! پھر وہ ان ایمان لانے والوں کی خستہ حالی کا مذاق اڑانے پر بھی اکتفا نہ کرتے تھے، بلکہ ان میں سے جوں سے کبھی پسلے کرنی اخلاقی کمزوری ظاہر ہوئی تھی اس پر بھی حرف گیریاں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ

فَتَطْرُدُهُمْ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۰۷ وَكَذَلِكَ فَتَنَا بَعْضَهُمْ
بَعْضٌ لِيَقُولُوا أَهُوَ لَاءُ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا إِلَيْهِ اللَّهُ
يَا عَلَّمَ بِالشَّكِّرِينَ ۝۱۰۸ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاِيمَنَافَقْلُ
سَلَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَا أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ
وَسُوءً أَمْ جَهَالَةً ثُرَّتَابٌ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَآتَكُمْ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۱۰۹

اس پر بھی اگر تم انہیں دُور پھینکو گے تو ظالموں میں شامل ہو گے۔ درصل ہم نے اس طرح ان لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈالا تھا تاکہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں "کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر ہمارے درمیان اللہ کا فضل و کرم ہوا ہے"؟ ہاں! کیا خدا اپنے شکر گزار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا ہے، جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو "تم پر سلامتی ہے۔ تمہارے رب نے رحم و کرم کا شیوه اپنے اور پر لازم کریا ہے۔" یہ اس کا رحم و کرم ہی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادافی کے ساتھ کسی بُرا فی کا ارتکاب کر میٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ اُسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے"

فلاں جو کل تک یہ تھا اور فلاں جس نے یہ کیا تھا آج وہ بھی اس "برگزیدہ گروہ" میں شامل ہے۔ انہی با توں کا جواب یہاں دیا جا رہا ہے۔

۱۰۸ یعنی شخص اپنے عرب صواب کا ذمہ دار آپ ہی ہے۔ ان مسلمان ہونے والوں میں سے کسی شخص کی جواب ہی کے لیے تم کھڑے نہ ہو گے اور نہ تمہاری جوابی ہی کے لیے ان میں سے کوئی کھڑا ہو گا۔ تمہارے حصہ کی کوئی نیکی یہ تم سے چھین نہیں سکتے اور اپنے حصہ کی کوئی بدی تم پر ڈال نہیں سکتے۔ پھر جب بعض طالب حق بن کر تمہارے پاس آتے ہیں تو آخر تم کیوں انہیں اپنے سے دُور پھینکو۔

۱۰۹ یعنی غریبوں اور مغلقوں اور ایسے لوگوں کو جو سو سائیٹی میں ادنیٰ حیثیت رکھتے ہیں، سب سے پہلے ایمان کی توفیق دے کر ہم نے دولت اور عزت کا گھنڈ رکھنے والے لوگوں کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

۱۱۰ جو لوگ اُس وقت تھیں جلی اشد علیہ سالم پر ایمان لائے تھے ان میں بکثرت لوگ ایسے بھی تھے جن سے زمانہ

وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِّينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦﴾
 قُلْ إِنِّي نُهِيَّتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ لَا
 أَتَبِعُ أَهْوَاءَ كُلِّ قَدْصَلَتٍ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهَتَّدِينَ ﴿٧﴾
 قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَاتٍ مِنْ سَرَابٍ وَكَذَبٍ لَمْ يَرِبْهُ مَا عَنِتِي مَا
 تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ إِنَّ الْحُكْمُ لِلَّهِ يَقْصُصُ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرٌ

اور اس طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ بالکل نہ یاں
ہو جائے۔

اسے حمد! ان سے کہو کہ تم لوگ اللہ کے بیواجی دوسروں کو پکارتے ہو ان کی بندگی
کرنے سے مجھے منع کیا گیا ہے، کہو میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا، اگر میں نے
ایسا کیا تو مگر راہ ہو گیا، راہ راست پانے والوں میں سے نہ رہا۔ کہو میں اپنے رب کی طرف سے ایک
دلیل روشن پر قائم ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے، اب میرے اختیار میں وہ چیز ہے نہیں
جس کے لیے تم جلدی مبارکہ ہو، فیصلہ کا سارا اختیار اللہ کو ہے وہی امر حق بیان کرتا ہے اور وہی بتائیں

جاہلیت میں بڑے بڑے گناہ ہو رکھتے تھے۔ اب اسلام قبول کرنے کے بعد اگرچہ ان کی زندگیاں بالکل بدل گئی تھیں، لیکن مخالفین
اسلام ان کو سابق زندگی کے عجیب اور افعال کے طفے دیتے تھے۔ اس پر فرمایا جا رہا ہے کہ اب ایمان کو تسلی دو۔ انہیں بتاؤ
کہ جو شخص توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیتا ہے اس کے پچھے قصوروں پر گرفت کرنے کا طریقہ اللہ کے ہاں نہیں ہے۔

۳۸ "اس طرح" کا اشارہ اس پورے سلسلہ تقریر کی طرف ہے جو پوتھے رکوع کی اس آیت سے شروع ہوا تھا
"یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشان کیوں نہیں اُتری"۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی صفات اور صریح دلیلوں اور نشانیوں کے بعد جب
جو لوگ اپنے کفر و انکار پر اصرار ہی کیے چلے جائیں ان کا جرم ہونا بالکل غیر مشتبہ طور پر ثابت ہوا جاتا ہے اور یہ حقیقت
بالکل آئینہ کی طرح نہیاں ہوتی جاتی ہے کہ دراصل یہ لوگ ضلالت پسندی کی بنی پریہ راہ چل رہے ہیں نہ اس بنی پر کر راہ حق
کے دلائل واضح نہیں ہیں یا یہ کہ کچھ دلیلیں ان کی اس گمراہی کے حق میں بھی موجود ہیں۔

۳۹ اشارہ ہے عذاب الہی کی طرف۔ مخالفین کہتے تھے کہ اگر تم قدکی طرف سے بیچھے ہوئے ہی ہو اور ہم

الْفَصِيلِينَ ۝ قُلْ لَوْا نَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضَى
 الْأَمْرُ بِيَنِي وَبَيْنَكُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ
 الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تُسْقَطُ
 مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظُلْمَتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ
 وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّكُمْ بِاللَّيْلِ
 وَيَعْلَمُ مَا جَرَحَهُ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَعْلَمُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَى أَجَلُ
 مُسَمَّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يَنْتَهِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

فیصلہ کرنے والا ہے۔ کبو، اگر کیس وہ چیز میرے اختیار میں ہوتی جس کی تم جلدی چاہ رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان کمھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ مگر اشہد زیادہ بہتر جانتا ہے کہ ظالموں کے ساتھ یہ کیا معاملہ کیا جانا چاہیئے۔ اسی کے پاس غیب کی بخیاں میں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بھروسہ میں جو کچھ ہے سبے وہ واقع ہے۔ درخت سے گرنے والا کوئی پتا ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو۔ زمین کے تاریک پر دوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ خشک و ترب پکھا ایک کھل کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ وہی ہے جو رات کو تمہاری روچیں قبضن کرتا ہے اور دن کو جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے، پھر دوسرے روز وہ تمہیں اسی کا وبار کے عالم میں واپس بھیج دیتا ہے تاکہ زندگی کی مقدرت پوری ہو۔ آخر کار اسی کی طرف تمہاری واپسی ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

کھل کھلا تم کو جھٹکا رہے ہیں تو کیوں نہیں خدا کا عذاب ہم پر ٹوٹ پڑتا ہے تمہارے مامور من اللہ ہونے کا تعاضاً تو یہ تھا کہ ادھر کوئی تمہاری تکذیب یا توہین کرتا اور ادھر فرزا زمین صفتی اور وہ اس میں سما جاتا یا بھلی گرتی اور وہ بسم ہو جاتا۔ یہ کیا ہے کہ خدا کافر تادہ اور اس پر ایمان لانے والے ترمیمیتھوں پر مصیبتیں اور ذلتیں پر ذلتیں سرد ہے ہیں اور ان کو گایاں دینے اور پھر مارنے والے چین کیے جاتے ہیں؟

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادَةٍ وَّيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً طَحَّى إِذَا جَاءَ
أَحَدًا كُمُوتُ تَوْفِتُهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۝ ثُمَّ رُدُوا
إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقُّ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْجَسِينَ ۝
قُلْ مَنْ يُنْجِي كُمُوتَ مِنْ ظُلْمَتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَ
خُفْيَةً لَّمَّا أَنْجَنَا مِنْ هَذِهِ لَنْكُونَنَّ مِنَ الشَّكِّرِينَ ۝ قُلْ
اللَّهُ يُنْجِي كُمُوتَ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ ۳۳

اپنے بندوں پر وہ پوری قدر ترکھتا ہے اور تم پر نگرانی کرنے والے مقرر کر کے بھیجا ہتھے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو اس کے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی جان نکال لیتے ہیں اور اپنا فرض انجام دینے میں ذرا کوتا ہی نہیں کرتے، پھر سبکے سبلندھا پے حقیقی آقا کی طرف واپس لائے جاتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ، فیصلہ کے ساتھ اختیارات اسی کو حاصل ہیں اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

لے مخدُّ ان سے پوچھو، صحر اور سمندر کی تاریخیوں میں کون تھیں خطرات سے بچاتا ہے؟ کون ہے جس سے تم (مصیبت کے وقت) لگڑا گزگڑا کر اور چکپے چکپے دعا میں منگتے ہو، کس سے کہتے ہو کہ اگر اس بلا سے تو نے ہم کو بچایا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے؟ — کہو، اللہ تھیں اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے پھر تم دوسروں کو اس کا شریک بھیراتے ہوئے۔

۲۷ یعنی ایسے فرشتے ہو تماری ایک ایک جنگش اور ایک ایک بات پر نگاہ رکھتے ہیں اور تماری ہر حرکت کا ریکارڈ محفوظ رکھتے رہتے ہیں۔

۲۸ یعنی یہ حقیقت کہ تھا افسوس ہی قادر مطلق ہے، اور وہی تمام اختیارات کا مالک اور تماری بخلانی اور بُرائی کا منتبارگی ہے، اور اسی کے ہاتھ میں تماری قسمتوں کی باغ ڈور ہے، اس کی شادت تو تمارے اپنے نفس میں موجود ہے۔ جب کوئی سخت وقت آتا ہے اور اساب کے سر رشتے ٹرٹتے نظر آتے ہیں تو اس وقت تم بے اختیار اُسی کی طرف

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَعْلَمَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فُوقِكُمْ أَوْ
مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شَيْئًا وَيُذَيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ
بَعْضٌ أُنْظُرْ كَيْفَ نَصَرْ إِلَيْتُ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿٦﴾ وَكَذَبَ
بِهِ قَوْمٌكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بُوَكِيلٌ ﴿٧﴾ لِكُلِّ نَبَّأٍ

کو اور اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اور سے نازل کرے، یا تمہارے قدموں کے نیچے سے بپاکرے، یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر کے ایک گروہ کو دوسرا گروہ کی طاقت کا مزہ چکھوادے۔ دیکھو، ہم کس طرح بار بار مختلف طریقوں سے اپنی نشانیاں ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں شاید کہ یہ حقیقت کو سمجھ لیں۔ تمہاری قوم اُس کا انکار کر رہی ہے حالانکہ وہ حقیقت ہے۔ ان سے کہہ دو کہ میں تم پر حوالہ دار نہیں بتا یا گیا ہوئی، ہر خبر کے

بروج کرتے ہو۔ لیکن اس کلی ملامت کے ہوتے ہوئے مجھی تم نے خدا فیں باویں وحیت اور بلاشبہ دوسروں کو اس کا شریک بناتا کھا ہے۔ پتھے ہر اس کے رزق پر اور ان داتا بناتے ہو دوسروں کو۔ مد و پاتے ہر اس کے فضل و کرم سے اور حادی و ناصر غیرہ تے ہو دوسروں کو۔ غلام ہر اس کے اور بندگی بجالاتے ہو دوسروں کی مشکل کشائی کرتا ہے وہ بجے وقت پر گردگرداتے ہر اس کے سامنے اور بحیب وہ وقت گز جاتا ہے تو تمہارے مشکل کشائیں جاتے ہیں دوسرا سے اور زندگی اور نیازیں چڑھنے لگتی ہیں دوسروں کے نام کی۔

۲۷ جو لوگ عذاب اللہ کو اپنے سے دو رپاک حق دشمنی میں جو اوت پر جو اوت دکھارہے تھے انہیں تنبیہ کیا جا رہا ہے کہ اشد کے عذاب کو آتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ ہر اک ایک طوفان تھیں اچانک برآور کر لکتا ہے۔ زلزلے کا ایک جھٹکا تمہاری بستیوں کو پیوند فاک کر دینے کے لیے کافی ہے۔ قبیلوں اور قوموں اور طکوں کی علاقوں کے میگزین میں ایک چنگاری وہ تباہی پھیلا سکتی ہے کہ سالہاسال تک خوزیزی و بد امنی سے بخاتر نزلے پس اگر عذاب نہیں آ رہا ہے تو یہ تمہارے لیے غفلت و مدبرشی کی پنیک نہ بن جائے کہ مطعن ہر کر صحیح و غلط کا امتیاز کیے بغیر انہوں کی طرح زندگی کے راستے پر چلتے رہے غیبت سمجھو کر اشد تھیں محنت دے رہا ہے اور وہ نشانیاں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے جن سے تم حق کو پہچان کر صحیح راستہ اختیار کر سکو۔

۲۸ یعنی سیرا یہ کام نہیں ہے کہ جو کچھ تم نہیں دیکھ رہے ہو وہ زبردستی تھیں دکھاؤں اور جو کچھ تم نہیں سمجھ رہے

مُسْتَقِرٌ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ وَلَا ذَارَأَيْتَ الَّذِينَ يَخْوُضُونَ فِي
أَيْتَنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخْوُضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرَهُ وَإِمَّا
يُنْسِينَكَ الشَّيْطَنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّلَمِينَ ۝
وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابٍ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ
ذِكْرُهُ لَعْنَهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهُوا

ظہور میں آنے کا ایک وقت مقرر ہے، عنقریب تم کو خود انجام معلوم ہو جائے گا۔

اور اے محمد، جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسرا باتوں میں لگ جائیں۔ اور اگر کبھی شیطان تھیں بھلاوے میں ڈال دے تو جس وقت تھیں اس غلطی کا احساس ہو جائے اس کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ ہیجھو۔ ان کے حساب میں سے کسی چیز کی ذقتہ داری پر میرزاگار لوگوں پر نہیں ہے، البتہ نصیحت کرنا ان کا فرض ہے شاید کہ وہ غلط روی سے نجح جائیں۔ چھوڑو ان لوگوں کو جھنوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بستار کھا ہے

وہ بزر تھاری بھروسے آتا رہوں۔ اور میرا یہ کام بھی نہیں ہے کہ اگر تم نہ دیکھو اور نہ سمجھو تو تم پر عذاب نازل کر دوں۔ میرا کام صرف حق اور باطل کو میرزاگار کے تھارے سامنے پیش کر دینا ہے۔ اب اگر تم نہیں مانتے تو جس بڑے انجام سے میں تھیں ڈالتا ہوں وہ اپنے وقت پر خود تھارے سامنے آجائے گا۔

۳۴ یعنی اگر کسی وقت ہماری یہ ہدایت تھیں یا دندربے اور تم بھروسے سے ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے رہ جاؤ۔

۳۵ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ خدا کی نافرمانی سے خود نجح کر کام کرتے ہیں ان پر نافرانوں کے کسی عمل کی ذمہ داری نہیں ہے اپھروہ کیوں خواہ نخواہ اس بات کو اپنے اوپر فرض کر لیں کہ ان نافرانوں سے بحث و مناظرہ کر کے ضرور اپنیں قائل نہیں ہے، چھوڑیں گے اور ان کے ہر لغود مصلحت اعراض کا جواب ضروری دیں گے اور اگر وہ نہ مانتے ہوں تو کسی نہ کسی طرح منکر ہی رہیں گے۔ ان کا فرض بس اتنا ہے کہ جنہیں گمراہی میں بھسلتے دیکھ رہے ہوں انہیں نصیحت کریں اور حق بات ان کے سامنے

وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذِكْرُهُمْ أَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ قَطْ
لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِنْ تَعْدُلُ كُلَّ
عَدْلٍ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا طَ اُولَئِكَ الَّذِينَ اُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا لَهُمْ
شَرَابٌ مِنْ حَمِيلٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ قُلْ
أَنَّدُعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرْدُ عَلَى
أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَنَا اللَّهُ كَالَّذِي أَسْتَهْوَتْهُ الشَّيْطَانُ
فِي الْأَرْضِ حَيْرَانٌ لَهُ أَصْحَابُ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَىٰ أَعْتَنَا طَ

اور جنپیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔ ہاں مگر یہ قرآن سماں کرنی صحت اور تنبیہ کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے کیے کر تو توں کے وباں میں گرفتار نہ ہو جائے، اور گرفتار بھی اس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی و مددگار اور کوئی سفارشی اس کے لیے ہو اور اگر وہ ہر ممکن پیغز فدیہ میں دے کر جھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کی جائے کیونکہ ایسے لوگ تو خود اپنی کمائی کے نتیجہ میں پکڑے جائیں گے، ان کو تو اپنے انکا رحم کے معاد ضیں کھوتا ہو ڈپانی پینے کو اور در دن اک عذاب بھکتنے کو لے گا ۱۷

۱۷۔ مُحَمَّدٌ! ان سے پُوچھو کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پیخاریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتے ہیں نہ نقسان ہے اور حسب کہ اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا چکا ہے تو کیا اب ہم اُنثے پاؤں پھر جائیں؟ کیا ہم اپنا حال اُس شخص کا ساکر لیں جسے شیطانوں نے صحرائیں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران و سرگردان پھر رہا ہو دراں حاصل کہ اس کے ساتھی اسے پکار رہے ہوں کہ ادھر آیہ سیدھی راہ موجود ہے

پیش کر دیں۔ پھر اگر وہ نہ میں اور جگڑے اور بجھت بازیوں پر اتر آئیں تو ابی حق کا یہ کام نہیں ہے کہ ان کے ساتھ دہنی کشتیاں اور نہیں اپنا وقت اور پانی قریں خانع کرے پھریں۔ فلاںت پسند لوگوں کے بجائے انہیں اپنے وقت اور اپنی قوتوں کو